جناب ملک عبدالرشید عراقی

قسط (۲)

قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی ؐ کی نصرت و حمایت میں علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات

قرآنِ مجید کی طرح حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت میں بھی علمائے اہلحدیث کی علمی خدمات گرانقدر ہیں۔ برصغیر میں جس کسی شخص نے بھی حدیثِ نبوی کے خلاف جسارت کی، علمائے اہلحدیث نے اس کا بروقت نوٹس لیا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں کسی معمولی سی مداہنت کو بھی راہ نہیں دی۔

علمائے اہلحدیث میں سے جن حضرات نے یہ علمی خدمات سرانجام دی ہیں، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

- مولانا محمد سعید محدث بنارسیؒ (م ۱۳۲۲ھ)
- مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوریؒ (م ۱۳۵۲ھ)
- مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (م ۱۳۶۸ھ)
- مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ (م ۱۳۷۵ھ)
- مولانا نذیر احمد املویؒ (م ۱۳۸۵ھ)
- مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ (م ۱۳۸۷ھ)
- مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ (م ۱۴۰۷ھ)
- مولانا عبدالرؤف رحمانی
- مولانا محمد رئیس ندوی
- مولانا محمد علی مئویؒ (م ۱۳۵۲ھ)
- مولانا عبدالصمد حسین آبادی اعظمیؒ (م ۱۳۶۷ھ)
- مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ (م ۱۳۶۹ھ)
- مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ (م ۱۳۸۴ھ)
- مولانا عبدالجلیل سامرودیؒ (م ۱۳۹۲ھ)
- مولانا محمد داؤد راز دہلویؒ (م ۱۴۱۲ھ)
- مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ (م ۱۴۰۵ھ)
- مولانا صفی الرحمان مبارکپوری

مولانا محمد سعید محدث بنارسی نے (۱) ہدایۃ القلوب القاسیہ فی رد گلزار آسیہ۔ (۲) الشیخ والری بالرد علی عبدالحی اور (۳) رفع بہتان العظیم من حدیث رسول الکریم ؐ لکھیں۔

اول الذکر کتاب میں، حدیث کے ترجمہ میں تحریف کا نوٹس لیا گیا ہے۔"الشیخ والری" مولانا عبدالحی لکھنوی کی تردید میں ہے، انہوں نے اپنی نگرانی میں امام ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کی میزان الاعتدال شائع کی اور اس میں تحریف کی تو مولانا نے یہ کتاب لکھی۔ جبکہ" رفع بہتان العظیم" ایک مناظرہ کی روئیداد ہے جو قاضی سید علوی (حنفی) سے بعنوان" انا احمد بلا میم وانا عرب بلا عین" ہوا تھا۔

مولانا ابوالمکارم محمد علی مئوی نے حدیث کی تائید وحمایت میں (۱) القول الماثور فی اثبات احادیث الصدور ملقب بہ دقائق الاسرار فی رد حقائق الاخیار (۲) لوامع الانوار فی تائید دقائق الاسرار (۳) التعقیب الحسن علی المولوی ظہیر احسن اور (۴) الجواب الاحسن من کلام المستحسن ۔ لکھیں۔

"القول الماثور" میں مولوی محمد یعقوب الہ آبادی نے حدیث فوق السرۃ کو ضعیف قرار دیا تھا، اس کا جواب دیا گیا ہے۔ لوامع الانوار میں حدیثِ طاؤس ووائل بن حجرؓ پر بحث کی ہے۔ التعقیب الحسن، شوق نیموی کی کتاب "تبیان التحقیق فیما یتعلق بالتعلیق" کا جواب ہے اور" الجواب الاحسن" شوق نیموی کی کتاب" الکلام المستحسن" کا جواب ہے جو انہوں نے" التعقیب الحسن" کے جواب میں لکھی تھی۔

مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری نے حدیث کی نصرت وحمایت میں:

(۱) ابکار المنن فی تنقید آثار السنن (عربی) اور (۲) اعلام اہل الزمن من تبصرہ آثار السنن (اردو) لکھیں۔ مولوی ظہیر حسن شوق نیموی نے حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲ھ) کی بلوغ المرام کی نہج پر ایک کتاب "آثار السنن" کے نام سے مرتب کی، جس میں اپنے شعارِ تقلید کی حدیثیں جمع کیں۔ مولانا مبارکپوری نے اس کے جواب میں"ابکار المنن" لکھی۔

"اعلام اہل الزمن" بھی" آثار السنن" کے جواب میں ہے۔ اس میں" آثار السنن" کی صرف ان احادیث کی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو شوق نیموی نے قصداً کی تھیں۔

مولانا عبدالصمد حسین آبادی اعظمی نے حدیث کی تائید وحمایت میں تین کتابیں لکھیں:

(۱) تائیدِ حدیث بجواب تنقیدِ حدیث (۲) شرفِ حدیث (۳) شانِ حدیث

یہ تینوں کتابیں اسلم جیراجپوری (منکرِ حدیث) کے ان مضامین ومقالات کے جواب میں ہیں جو" طلوعِ اسلام" (دہلی) میں شائع ہوئے تھے۔

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء امرتسری نے حدیث کی حمایت و تائید، نیز منکرینِ حدیث کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جواب میں جو کتابیں لکھیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن (۲) حدیثِ نبویؐ اور تقلیدِ شخصی (۳) برہان القرآن (۴) حجیتِ حدیث اور اتباعِ رسولؐ (۵) خاکساری تحریک اور اس کا بانی (۶) دفاع عن الحدیث (۷) برھان الحدیث باحسن الحدیث (۸) بیان الحق بجواب بلاغ الحق (۹) تصدیق الحدیث (تین جلد) (۱۰) صلوٰۃ المؤمنین بجواب رسالہ صلوٰۃ المرسلین۔

"دلیل الفرقان" مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ "برہان القرآن علی صلوٰۃ القرآن" اور مولوی حشمت علی کے رسالہ "اثبات الخیر" کے جواب میں ہے۔ "حدیثِ نبویؐ اور تقلیدِ شخصی" پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تقلیدِ شخصی کی تردید کی گئی اور منکرینِ حدیث کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔

"برہان القرآن" ایک مناظرہ کی روئیداد ہے جو مولانا ثناءاللہ اور مولوی احمد دین کے درمیان "حجیتِ حدیث اور اتباعِ رسولؐ" کے موضوع پر ہوا تھا۔ "خاکساری تحریک اور اس کا بانی" میں علامہ عنایت اللہ مشرقی، جو خاکساری تحریک کے بانی تھے اور حدیث کو شرعی حجت نہیں مانتے تھے، کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ "دفاع عن الحدیث" اسلم جیراجپوری کے مقالہ "انکارِ حدیث" کا جواب ہے۔ "برہان الحدیث" بھی ایک مناظرہ کی روئیداد ہے جو "حجیتِ حدیث" کے موضوع پر مولانا ثناءاللہ امرتسری اور مولوی احمد دین (منکرِ حدیث) کے مابین ہوا تھا۔ "بیان الحق بجواب بلاغ الحق" پنڈت محب الحق کی کتاب "بلاغ الحق" کا جواب ہے، جس میں محب الحق نے حدیثِ نبویؐ کو ناقابلِ عمل بتایا تھا۔ "تصدیق الحدیث" حدیث کی حجیت، تدوینِ حدیث، کتابتِ حدیث جیسے اہم مقالات و مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ منکرینِ حدیث کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جوابات بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ "صلوٰۃ المؤمنین" اہلِ قرآن کے رسالہ "صلوٰۃ المرسلین" کا جواب ہے۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی نے حدیثِ نبویؐ کی حمایت اور نصرت و تائید میں گیارہ کتابیں لکھیں، جن میں سے سات کتابیں ایک غالی حنفی ڈاکٹر عمر کریم پٹنوی کی کتابوں کی تردید میں ہیں۔ ڈاکٹر عمر کریم نے اپنی کتابوں میں امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل

بخاریؒ (م ۲۵۶ھ) اور آپؒ کی مایۂ ناز کتاب "صحیح بخاریؒ کو ہدفِ تنقید بنایا تھا۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی نے ڈاکٹر عمر کریم کی تمام کتابوں کا جواب دلائل سے دیا۔ ڈاکٹر عمر کریم نے سب سے پہلے "الکوثر الجاری فی جواب الجرح علی البخاری" کے نام سے چار جلدوں میں ایک کتاب لکھی۔ مولانا بنارسی نے اس کا جواب "حل مشکلات بخاری" کے نام سے چار جلدوں میں دیا۔ اور ڈاکٹر عمر کریم نے جو بیہودہ الزامات امام بخاریؒ اور جامع صحیح بخاری پر کیے تھے، ان کا جواب تفصیل سے دیا۔ مولانا بنارسی نے ڈاکٹر عمر کریم کے رسائل کے خلاف جو کتابیں لکھیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) الامر المبرم لابطال الکلام المحکم (۲) ماءِ حمیم للمولوی عمر کریم (۳) صراطِ مستقیم لہدایہ عمر کریم (۴) التسح العقیم لحسم بناء عمر کریم (۵) الخزی العظیم للمولوی عمر کریم (۶) العرجون القدیم فی افشاء ہفوات عمر کریم۔

ان کے علاوہ مولانا بنارسی مرحوم نے حدیث کی تائید میں درج ذیل کتابیں لکھیں

(۷) الجرح علیٰ ابی حنیفہ (۸) السّیر الحثیث فی برأۃ اہلحدیث (۹) دفع بہتان العظیم (۱۰) کتاب الرد علیٰ ابی حنیفہ۔

"کتاب الرد علیٰ ابی حنیفہ" امامِ حدیث ابوبکر عبداللہ بن محمد بن شیبہ (م ۲۲۵ھ) کی مصنف کا ایک اہم حصہ ہے، جس میں امام ابنِ شیبہ نے ۱۲۵ ایسی احادیث درج کی ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے فتاویٰ اور مسائل ان احادیث کے خلاف ہیں۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی نے مصنف ابنِ ابی شیبہ کے اس حصہ کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

"السّیر الحثیث" میں علمائے اہلحدیث پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی حمایتِ حدیث میں ایک کتاب "مناظرہ" ہے، اور یہ ایک مناظرہ کی روئیداد ہے جو مولانا سیالکوٹی اور منکرِ حدیث مولوی عبداللہ چکڑالوی کے مابین "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" کے موضوع پر ہوا تھا۔ مولانا سیالکوٹی کا دعویٰ تھا کہ "الرسول" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جبکہ عبداللہ چکڑالوی کا دعویٰ تھا کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی نے حدیث کی حمایت میں "مودودیت اور احادیث نبویہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی، اس کتاب میں آپ نے مولانا مودودی کے نظریہ

حدیث کی وضاحت کی ہے۔

مولانا نذیر احمد املوی نے "جوابِ تنقید" کے نام سے حدیث کی حمایت و تائید میں ایک کتاب لکھی۔ یہ کتاب مولوی عبدالرشید نعمانی کی اس کتاب کے جواب میں ہے جو انہوں نے مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی کے ایک مقالہ "جامع صحیح بخاری" کے جواب میں لکھی تھی۔

مولانا عبدالجلیل سامرودی نے حدیث کی حمایت میں عربی زبان میں "الباعث الحثیث فی فضل علم الحدیث و اهل الحدیث" لکھی۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی کا شمار علمائے اہلحدیث کے چوٹی کے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم، محدث، مؤرخ، محقق، خطیب، نقاد، دانشور اور سیاستدان تھے۔ برصغیر پاک و ہند کی تمام ملی، قومی، دینی اور سیاسی تحریکات سے کماحقہٗ واقف تھے۔ تفسیر اور حدیث سے آپ کو خاص شغف تھا۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۴۰۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

> "حدیث کی نصرت و حمایت میں مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی تھے جو حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔"

مولانا سلفیؒ نے حدیثِ نبویؐ کی تائید و حمایت میں پانچ کتابیں لکھیں، جن کے نام یہ ہیں:

(۱) سنت قرآن کے آئینہ میں (۲) مقامِ حدیث (۳) حدیث کی تشریعی اہمیت (۴) حجیتِ حدیث (۵) جماعتِ اسلامی کا نظریہ حدیث

"سنت قرآن کے آئینہ میں"۔ اس کتاب میں مولانا سلفی نے فتنۂ انکارِ حدیث پر بحث کی ہے اور نئے انداز سے حجیتِ حدیث پر روشنی ڈالی ہے۔ "مقامِ حدیث" میں بھی حجیتِ حدیث پر بحث کی ہے۔ "حدیث کی تشریعی اہمیت" میں آپ نے آیاتِ قرآنی سے ثابت کیا ہے کہ جس طرح قرآنِ مجید کے ہر حکم کو تسلیم کرنا فرض ہے، اسی طرح صحیح احادیث پر بھی عمل کرنا فرض ہے جس طرح قرآنِ مجید کا منکر کافر ہو جاتا ہے، اسی طرح احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بھی کافر ہو جاتا ہے۔ آخر میں جسٹس محمد شفیع کی طرف سے حدیث پر کیے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

"حجیت حدیث" میں مولانا سلفی مرحوم نے آیاتِ قرآنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے بعض پہلوؤں کو واضح کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ جس ہستی کی سیرت اس قدر روشن و تاباں ہو، پھر کوئی اس کی بات کو نہ مانے تو وہ اپنے آپ کو مسلمان کیونکر کہلا سکتا ہے؟ "جماعتِ اسلامی کا نظریۂ حدیث" مولانا مودودی کی "تفہیمات" و "مسلکِ اعتدال" اور مولوی امین احسن اصلاحی کے ایک مقالہ "حجیتِ حدیث" کے جواب میں ہے!

مولانا محمد داؤد راز دہلوی نے حدیث کی حمایت و تائید میں (۱) مسلک اہلحدیث (۲) خالص اسلام (۳) تحریک جماعتِ اسلامی کا پس منظر لکھی ہیں۔

"مسلک اہلحدیث" میں اہلحدیث کے نظریہ حدیث اور جماعت اسلامی کے نظریہ حدیث کا بنیادی فرق واضح کیا ہے۔ "خالص اسلام" ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب ہے۔ اور "تحریک جماعتِ اسلامی کا پس منظر" میں مولانا مودودی کے نظریہ حدیث پر تبصرہ کیا ہے۔

مولانا محمد صادق سیالکوٹی نے حدیث کی نصرت و حمایت میں "ضربِ حدیث" اور "اعجازِ حدیث" کتابیں لکھیں "ضربِ حدیث" میں قرآنِ مجید کی روشنی میں فتنۂ انکارِ حدیث کا استیصال کیا گیا ہے اور حدیث کو وحی، حجت فی الدین، ماخذِ دین اور قرآنِ مجید کی تفسیر ثابت کیا ہے۔

"اعجازِ حدیث" میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ احادیث کے بغیر قرآنِ مجید کا مفہوم نہیں سمجھا جا سکتا، اس لیے حدیث کی حجیت تسلیم کرنا ضروری ہے۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی نے نصرتِ حدیث میں (۱) تنقید المسائل (۲) رسالہ جواب "دو اسلام" (۳) دوامِ حدیث کتابیں لکھیں۔

"تنقید المسائل" میں مولانا مودودی کے نظریۂ حدیث اور ان کی کتاب "رودادِ جماعت اسلامی حصہ دوم" کا جواب دیا گیا ہے۔ "رسالہ جواب دو اسلام" ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتاب "دو اسلام" کا جواب ہے۔ "دوامِ حدیث" غلام احمد پرویز کی کتاب "مقامِ حدیث" کا جواب ہے۔ آپ کی ایک کتاب "مقامِ حدیث" کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئی۔ یہ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں مکمل قسط وار شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی

کتاب "دو اسلام" کا جواب "ایک اسلام" کے عنوان سے ماہنامہ ترجمان الحدیث میں بھی مکمل شائع ہوا ہے۔

مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری نے حدیث کی حمایت میں دو کتابیں (۱) نصرت الباری فی بیان صحۃ البخاری اور (۲) صیانۃ الحدیث (دو جلدوں میں) لکھی ہیں۔

نصرت الباری میں صحیح بخاری کی عظمت و جلالت اور اس کے خصائص پر بحث کی گئی ہے ـــ ساتھ ہی ساتھ منکرینِ حدیث کی طرف سے حدیث پر کیئے گئے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔

"صیانۃ الحدیث" ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب ہے، اس میں حجیتِ حدیث پر بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

مولانا صفی الرحمان مبارکپوری، جنہوں نے رابطہ عالمِ اسلامی سے سیرتِ نبوی پر ایک بہترین اور عمدہ کتاب "الرحیق المختوم" لکھ کر اول انعام حاصل کیا ہے، آپ نے حدیث کی تائید و حمایت میں دو کتابیں (۱) "انکارِ حدیث، حق یا باطل؟" اور (۲) انکارِ حدیث کیوں؟" لکھی ہیں۔ اول الذکر کتاب میں نظریہ انکارِ حدیث کا پوسٹ مارٹم آیاتِ قرآنی اور عقلِ سلیم کی روشنی میں کیا ہے۔ جب کہ ثانی الذکر میں اس امر پر بحث کی ہے کہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے بغیر قرآنِ مجید پر عمل ناممکن ہے۔

مولانا محمد رئیس استاذِ حدیث جامعہ سلفیہ بنارس نے "اللمعات الی ما فی انوار الباری من الظلمات" پانچ جلدوں میں لکھی ہے۔ مولوی احمد رضا بجنوری نے مولانا سید انور شاہ کشمیری کے درسِ بخاری کو مرتب کر کے "انوار الباری" کے نام سے شائع کیا۔ اس کتاب کے مقدمہ میں محدثینِ کرام کی خدمات پر بے جا قسم کے اعتراضات کیے گئے تھے۔ ان کے جواب میں آپ نے یہ کتاب لکھی ہے، جس کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور پانچویں زیرِ طبع ہے۔ (جاری ہے)